بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# جرعات

علماء کے خلاف یہ مغالطہ عام طور سے شہرت پائے ہوئے ہے کہ یہ لوگ "عقل" اور "عقلیات" کو کوئی حیثیت نہیں دیتے۔ یہ مغالطہ صرف مغالطہ ہے، حقیقت یہ نہیں ہے۔ علمائے کرام نے کبھی "عقل" پر پہرے نہیں بٹھائے۔ قرآن و حدیث کے فہم کے لئے ان کے نزدیک عقل بنیادی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ قرآن و حدیث ہی نے عقل کی فضیلت پر زور دیا ہے۔ اور تقلید و جمود و شکوک و شبہات کے مریضوں سے اپیل کی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کو عقل کے میزان میں تول کر دیکھیں۔ اور غور و فکر کو کام میں لائیں۔

---

قرآن حکیم نے عہد نبوی کے ایک فرقہ کا بھی صحابہؓ پر یہی الزام ذکر فرمایا ہے کہ "یہ عقل" سے عاری ہیں یعنی منافقین نے کہا تھا۔ انؤمن کما امن السفہاء (البقرۃ ع ۲)

چونکہ ایسے ہوا و ہوس میں سرمست لوگ اپنے ہی مزعومات کو "عقل" سمجھ لیتے ہیں اس لئے قرآن نے فرمایا الا انہم ھم السفھاء ولکن لا یعلمون دیکھئے یہی کوتاہ عقل ہیں لیکن ان کو اتنا بھی پتہ نہیں۔

بات اصل میں یہ ہے کہ مادیات میں مستغرق اور فسق و فجور میں لت پت گروہ جب یہ دیکھتا ہے کو عام شاہراہ سے ہٹ کر چند پاکباز لوگ نہ صرف اپنے ہی "عمل" میں "حسن" پیدا کرتے ہیں۔ بلکہ ان کو دوسروں میں بھی حسن عمل پیدا کرنے کی ایسی دھن ہے کہ ہر قسم کے مخالف طوفانوں میں اپنے مشن کی تبلیغ سے باز نہیں آتے۔ اگرچہ اس سلسلے میں انہیں جان تک کی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔ لعلک باخع نفسک علی اٰثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفا۔ (الکھف)

تو وہ یہی سمجھتے ہیں کہ یہ مجنوں، پاگل، اور "عقل" سے عاری ہیں۔ جو "با زمانہ ساز" کی بجائے "با زمانہ ستیز" کے فلسفہ پر عامل ہیں۔ چنانچہ مشرکین عرب کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کو "مجنون" (عقل سے عاری) کا خطاب دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی عقل ہی کی طرف دعوت دی۔

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ کبھی سوچا بھی ہے؟ اس تمہارے ساتھی میں

جِنَّۃٍ (الاعراف ۲۲) ذرا بھی "جنون" نہیں ——!

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُوْمُوْا مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ (السبا ۴۶)

کہدیجئے۔ بس ایک بات تم سے کہتا ہوں کہ ایک ایک دو دو ہو ہو کر سوچو! (عقل کو کام میں لاؤ گے تو تم کو معلوم ہوگا کہ) یہ تمہارا ساتھی کوئی پاگل نہیں ہے!

یعنی عقلِ صحیح کو کام میں لاؤ لیکن جس کو تم "عقل" فرض کر کے اللہ کے رسول کو اس سے عاری قرار دے رہے ہو، وہ عقل نہیں جذبات ہیں۔ اور مادی نشوں میں سرشار ہونے کی بنا پر انہیں عقل باور کر رہے ہو۔

---

کم و بیش ایسی ہی کچھ صورتِ حال آج کل درپیش ہے۔ ایک طرف تو عیش و عشرت میں سرمست اقتدار کی گدیوں پر متمکن یا اس کا امیدوار طبقہ ہے۔ جس کی پشت پناہی ایسے لوگ کر رہے ہیں۔ جو اپنے آپ کو "علم و عقل" کا ٹھیکیدار سمجھتے ہیں۔ اور "بازمانہ ساز" پر عمل پیرا ہوتے ہوئے امرائے جور کی کج روی اور فسق و فجور کو وجہ جواز دینے کے لئے دلائل مہیا کرتے، اور لٹریچر تیار کر کے دیتے ہیں۔ اور نام اس پر کبھی قرآن کا چپکا دیتے ہیں۔ کبھی ثقافت وارتقاء کا —— ان ھی الا اسماء سمیتموھا انتم و آباؤکم ما انزل اللہ بھا من سلطان۔ ان یتبعون الا الظن وما تھوی الانفس

دوسری طرف بے چارے علماء ہیں جو اس امر کی پروا کئے بغیر کہ موجودہ بے قید تمدن اور ملحدانہ سیاست کیا کہتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کی تبلیغ اور نشر و اشاعت میں مصروف ہیں۔ اور اس سلسلہ میں بے دینی اور معصیت کو فروغ دینے کے لئے جب قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی کو گھسیٹنے کی کوشش کی جاتی ہے تو وہ اس پر نوٹس لیتے ۔ اور مغالطوں کے پردے چاک کرتے ہیں۔

---

چونکہ عوام کی اکثریت مسلمان ہے۔ وہ سیدھے سادھے اسلام کو جانتے ، مانتے اور امکانی حد تک اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس بنا پر قدرتی طور پر ان پر علماء کا ہی اثر ہے اول الذکر طبقہ یہ دیکھ کر بوکھلا جاتا ہے۔ اور اس کے پاس اپنے پیش روؤں کی طرح اور کوئی توڑ نہیں کہ یہ "ملا" "عقل" سے عاری ہے"۔ "ترقی کا مخالف ہے"۔ "زمانے کا ساتھ نہیں دے سکتا"۔ وغیرہ وغیرہ۔ کذالک قال الذین من قبلھم مثل قولھم تشابھت قلوبھم!

حالانکہ مسائل حاضرہ کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے سیاسیات ہوں یا معاشیات، تمدن ہو یا معاشرت

جس کا علمائے کرام نے قرآن و حدیث و فقہ اسلامی کی روشنی میں صحیح اور درست حل پیش نہ کیا ہو ------ !
ان حضرات کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ "ملا" کی پھبتی اڑانے سے عہد حاضر کے مسائل حل نہیں ہوں گے وہ حل کرنے سے ہی حل ہوں گے۔ علماء کرام نے ہر ایسی کوشش کا اب تک بھی خیر مقدم کیا ہے اور آئندہ بھی تیار رہیں۔ لیکن اگر آپ لوگوں نے بے دینی کا نام "دین" حدیث کا نام "عجمی سازش" رکھ کر عقل بیچاری کو بدنام کرنے کی کوششیں جاری رکھیں۔ اور فسق و فجور کی فضا کو ترقی دینے۔ بھانڈوں، گویوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے موسیقی تک کے جواز کو اسلام سے کشید کرنے کی سعی کی۔ تو آپ کو اپنی کامیابی کے لئے پُرامید نہیں رہنا چاہیئے۔ ان شاء اللہ ماضی کی طرح علمائے کرام اب بھی اپنا فرض سرانجام دیں گے۔ اور آپ کے ان حملوں کو ناکام بنا دیں گے۔

---

کہتے ہیں "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"۔ لاہور میں منعقد ہونے والی "طلوع اسلام کنونشن" میں پرویز صاحب نے اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ کہ بعض منکرین حدیث "طلوع اسلامی اسلام" کی بنا پر نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اور اس کو "طلوع اسلام" کی حسنات اور اس کے مطالعہ کے اثرات بتاتے ہیں۔ پرویز صاحب نے ان سے خطاب کرتے ہوئے حاضرین سے پوچھا ہے۔

"کہ کیا "طلوع اسلام" نے آپ کو یہی تعلیم دی ہے کہ نماز نہ پڑھنے پر فخر کرو[۱]
یعنی ویسے نماز چھوڑ دو تو کوئی حرج نہیں، ہاں "ترک نماز پر فخر نہ کرو" ------ !

لیکن اسی نماز کے متعلق جس کو چودہ سو سال سے مسلمان ادا کرتے آئے ہیں، فاروق اعظمؓ کا ارشاد ہے۔

لا اسلام لمن ترك الصلوٰة[۲] — نماز چھوڑنے والے کا اسلام میں کچھ حصہ نہیں۔

---

[۱] طلوع اسلام ص۱۲۔ دسمبر ۱۹۵۶ء [۲] کتاب الصلوٰۃ لابن القیم ص۶۵